بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الاتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۶ شوال ۱۳۹۰ھ - ۶ فتح ۱۳۴۹ھش - ۶ دسمبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب سابق ڈائریکٹر آف اڈیگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ کل ۴ دسمبر کو ربوہ سے لاہور جاتے ہوئے موٹر کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور حالت نازک ہے۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہردو کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۵ فتح ۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی تکالیف دُور ہونے نیز ملک میں انتخابات کے پُرامن فضا میں منعقد ہونے اور جذباتِ محبت و اخوت کے باہم زیادہ سے زیادہ فروغ پانے کے لئے دعاؤں کی پُرزور تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کی پُرحکمت تعلیم فطرتِ صحیحہ کے ہر تقاضے کو پورا کرتی ہے۔ فطرتِ انسانی کا ایک خاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی نوع کی خاطر قربانی کرتا ہے یعنی خود تکلیف اٹھاتا ہے اور دوسرے بنی نوعِ انسان کو حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

خطبہ کے دوران حضور نے مزید فرمایا جب ہم فطرتِ انسانی پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے جذبۂ قربانی اور جذبۂ ایثار کا ظہور دو رنگ میں ہوتا ہے۔ بعض قربانیاں اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسی ہوتی ہیں کہ انسان جتنی قربانی کرنا چاہتا ہے اتنی کر نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور انکی غمخواری کی ایک نوع ایسی بھی ہے کہ انسان جتنی چاہے ہمدردی کر سکتا ہے۔ اس ہمدردی اور اس ایثار کی راہ میں سرے سے کوئی روک ہوتی ہی نہیں۔ ان میں سے پہلے نوع کی ہمدردی مالی امداد سے تعلق رکھتی ہے۔ انسان چاہتا تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کی امداد کی خاطر دُنیا کے خزانے لٹا دے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا وہ قربانی کا شدید جذبہ رکھنے کے باوجود صرف اتنی ہی قربانی کر سکتا ہے جتنی اسکی مالی استطاعت اجازت دیتی ہے۔ دوسرے نوع کی ہمدردی کا تعلق دعا سے ہے۔ یہ ایک ایسی ہمدردی ہے کہ انسان جتنی بھی چاہے دعا کر سکتا ہے اور دردوسوز اور دلی تڑپ سے مسلسل دعائیں کر کر کے وہ اپنے بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لا سکتا ہے۔

حضور نے مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان کی وجہ سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم اپنے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی مالی امداد، ایثار کا شدید جذبہ رکھتے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام دوستوں کو حتّی الوسع ربّانی باتوں کو سُننے کیلئے جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہئے

اِس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف بیان کئے جائیں گے جو ایمان و معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبّت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت دِل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صُحبت میں رہنا ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور کسل دُور ہو اور یقینِ کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اِس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صُحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں چند روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدمِ موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ... تو حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اِس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔"

(آسمانی فیصلہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ فتح ۱۳۴۹ ہش

نظامِ نو

آج دُنیا کے بڑے بڑے دانشمند کہلانے والے اِس امر کے متعلق سوچ رہے ہیں کہ دنیا میں کونسا نظام رائج ہو کہ جس سے افراد اور اقوام کی باہم ایسی کشمکش ختم ہو جائے جو بدامنی کا باعث ہے اور تمام انسان مطمئن زندگی گزار سکیں۔ جہاں تک دنیا کی تاریخ کا تعلق ہے کم و بیش مختلف ادوار میں دانشمندوں نے پہلے بھی اِس پر سوچا ہے اور اب بھی سوچ رہے ہیں۔ مگر ابھی تک اس غور و خوض کا کوئی خاطرخواہ نتیجہ ہمارے سامنے ایسی صورت میں نہیں آیا جو انسانوں کی اِس دیرینہ خواہش کو پُورا کرنیوالا ثابت ہو۔ چنانچہ آجکل پاکستان میں انتخابات جو ہو رہے ہیں ان میں حصہ لینے والی سیاسی پارٹیاں پاکستان کی بہبودی کے پیشِ نظر اپنے اپنے نظریات پیش کر رہی ہیں اور یہ نظریات تقریباً اُنہیں نظریات سے متاثر ہیں جو آج دنیا کے دانشمندوں نے پیش کئے ہیں۔

نئی تہذیب جس کو مغربی تہذیب بھی کہا جاتا ہے اس کے نزدیک یہ سراسر ایک معاشی سوال ہے اور اس کی کوشش ہے کہ اقتصادی توازن سے اس مسئلہ کو بڑی حد تک حل کیا جائے۔ اس کے خلاف مذہبی نقطۂ نظر یہ ہے کہ مادیات سے پیدا ہونے والی تدابیر اس کو حل نہیں کر سکتیں۔ بلکہ روحانیت اور اخلاقی اقدار کے شامل کئے بغیر یہ عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ مذہب سے ہماری مراد یہاں اسلام ہے اور اخلاقی اقدار سے اسلام کا اخلاقی نظام ہے۔ دیگر مذاہب بھی چونکہ بنیادی طور پر اِنہی باتوں پر انحصار رکھتے ہیں مگر چونکہ ان کی تعلیمات مکمل صورت میں موجود نہیں ہیں اسلئے ہم نے صرف اسلام کو لیا ہے کیونکہ یہی ایک دین ہے جو اپنی اصلی اور مکمل صورت میں اس وقت موجود ہے اگرچہ اس سے ناواقف لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

اِس تعلق میں جہاں تک مغربی تحریکوں کی کوشش کا تعلق ہے اس کی ایک متعیّن صورت اقوامِ متحدہ کی انجمن ہے جو خواہ اپنے اغراض و مقاصد میں کتنی بھی ناکام رہی ہو مگر نظری طور پر مغربی تہذیب کے لحاظ سے وہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ تاہم ابھی تک چونکہ مذہبی عنصر اس انجمن کے مقاصد میں داخل نہیں اسلئے اسلامی نقطۂ نظر سے ہم اقوام متحدہ کی انجمن کی کوششوں کو دُنیا میں پائیدار امن قائم کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اگر یہ انجمن ایک مذہبی شعبہ بھی قائم کرے جو فی الحال ہر سال ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد پر مشتمل ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انجمن کسی حد تک حقیقی امن کے قیام میں بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات جو ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دنیا میں اور ضمناً جب تک حقیقی طور پر اسلامی ہدایات کے مطابق عمل نہ کیا جائے دنیا امن کی اس منزل پر نہیں پہنچ سکتی جس کی انسان کو خواہش ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یعنی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۲ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں ایک تقریر فرمائی تھی جو "نظامِ نو" کے نام سے اشاعت پذیر ہو چکی ہے اور جس کے تراجم انگریزی وغیرہ دوسری زبانوں میں بکثرت شائع ہو کر تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔

اس تقریر میں موصوف نے تمام ان دنیوی تحریکوں کا جائزہ لیا ہے جو آج امنِ عامہ کے قیام کے لئے زیرِ عمل ہیں اور ان کے حُسن و قبح پر بحث کر کے اسلامی نظام کے اوصاف ہی بیان نہیں کئے بلکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے نظام کی بنیاد جو اپنے رسالہ الوصیت میں رکھی ہے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ جماعت میں ایسے نظام کی بنیاد عملاً ۱۹۰۵ء سے ہی رکھ دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"غرض نظامِ نَو کی بنیاد ۱۹۱۷ء میں روس میں نہیں رکھی گئی۔ نہ وہ آئندہ کسی سال میں موجودہ جنگ کے بعد یورپ میں رکھی جائے گی۔ بلکہ دنیا کو آرام دینے والے ہر فرد بشر کی زندگی کو آسودہ بنانے والے اور ساتھ ہی دین کی حفاظت کرنے والے نظامِ نو کی بنیاد ۱۹۰۵ء میں قادیان میں رکھی جا چکی ہے اب دنیا کو کسی نظامِ نو کی ضرورت نہیں ہے۔ اب نظامِ نو کا شور مچانا ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں ؎

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

جو کام ہونا تھا وہ ہو چکا اب یورپ کے مدبّر صرف لکیریں پیٹ رہے ہیں۔ اسلام اور احمدیت کا نظامِ نو وہ ہے جس کی بنیاد جبر پر نہیں بلکہ محبت اور پیار پر ہے۔ اس میں انسانی حریّت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں افراد کی دماغی ترقی کو بھی مدّ نظر رکھا گیا ہے۔ اور اس میں انفرادیت اور عائلیت جیسے لطیف جذبات کو بھی برقرار رکھا گیا ہے۔" (نظامِ نو صفحہ ۱۰۸)

"پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں۔ اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کریگی جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۱۳)

اللہ تعالیٰ کا فرمان

غصہ پر قابو اور درگزر

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران)

ترجمہ:- جو لوگ خوشحالی میں بھی اور تنگدستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ ایسے محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کی صفت غفار و توّاب سے مستفیض ہونے کی شرائط

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے انسان کو یہ شرف بخش کر کہ وہ اس کا مظہر اتم ہو سکتا ہے۔ اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان کے ذریعہ اس کی تشبیہی صفات کا اظہار ہو سکتا ہے گویا انسان صفات الٰہیہ کی تجلی گاہ ہے۔ لیکن مظہر بننے کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں۔ اگر انسان ان کا خیال نہ رکھے۔ تو وہ ان صفات سے جن کا وہ مظہر ہو سکتا ہے کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ بعض دفعہ اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور اس شرف مظہریت وعبودیت سے محروم رہتا ہے۔ جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن تھوڑے سے تدبر و تفکر اور کوشش سے اس محرومی سے بچ سکتا ہے۔

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کو سستیوں۔ غفلتوں اور بداعمالیوں کو چھوڑنے اور اصلاح احوال کی تحریک کی جائے۔ تو وہ بوجہ اپنی کم علمی کے بڑے وثوق و اعتماد سے یہ کہکر کہ اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم بخشنہار اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اپنی سستیوں کوتاہیوں اور بداعمالیوں کو قائم رکھنے کا ایک جواز پیدا کرتا ہے اور اس طرح نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ جہاں تک اس کے غفور رحیم اور توّاب ہونے کا عقیدہ ہے یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی ان صفات سے حصہ لینے کا حقدار کون ہوتا ہے؟۔ اگر بغیر کسی مناسبت و موافقت اور ذمہ داری کے ہر کہ و مہ ان کا حقدار ہو سکتا ہے۔ تو پھر انبیاء علیہم السلام کا آنا شرائع کا نزول اور اوامر و نواہی کا سلسلہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہی تو مظہر الٰہی بنانے کے سامان ہیں۔ ہم یہ بھی تو عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے۔ روزی رساں ہے۔ ہر ایک کی روزی کا وہ ذمہ دار ہے لیکن باوجود اس سچے عقیدہ اور حقیقت کے پھر بھی ضروریات زندگی کے لئے ہر قسم کے ضروری ذرائع و وسائل اور تدابیر کو اختیار کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جاتی ہے۔ بلکہ ایسا کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت رزاقی کے ظہور کے لئے مناسب کوشش اور صحیح محنت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس کی دیگر صفات سے حصہ لینے کے لئے بھی مناسب کوشش۔ جائز ذرائع و اسباب اور تدابیر کو اختیار کرنا لازمی و ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایسی آیاتِ قرآنیہ درج کی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ان دو صفات یعنی غفار و توّاب سے مستفیض ہونے کی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ
اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ
اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(حجرات ع ۲)

کہ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں کریگا یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ
تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

(طٰہٰ ع ۴)

اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور پھر مناسب حال عمل کرے اور پھر ہدایت پا جائے۔ تو میں اس کے لئے غفار ہوں یعنی اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔

۳۔ پھر فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ
اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(آل عمران ع ۴)

یعنی تو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے قصور بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۴۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ
الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ
عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ
بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ
وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ
اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ
بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ
بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ
اَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ
فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

(ممتحنہ ع ۲)

اے نبی! جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو ان کی بیعت لے لیا کر۔ اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات قرآنیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رحمت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان گناہوں نافرمانیوں اور سستیوں کو ترک کر کے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی سے روگردانی اختیار نہ کرے۔ سنت نبویہ کو اپنا دستور العمل قرار دے۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو گذشتہ روحانی و اخلاقی کمزوریوں کے بد اثرات سے بچائے گا اور اس طرح اس کی پردہ پوشی ہوگی اور وہ صفت غفور کا مظہر بنے گا۔

پس صرف بخشش کی آرزو کرنا لیکن اپنی اصلاح کی کوشش نہ کرنا نفس کو دھوکا دینا ہے۔ اسی طرح کی اور متعدد آیات قرآنیہ ہیں۔ جن میں صفت غفور و غفار سے مستفیض ہونے کی صورت بیان کی گئی ہے۔ تلاوت قرآن پاک کے وقت اس اصول کو مدنظر رکھا جائے۔ تو انسان مظہر صفات الٰہی بن کر بہت کچھ اصلاح کی توفیق پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی اصول و بیان کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کے مطابق حقیقی عبد بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اسی طرح توبہ کی قبولیت کے لئے بھی کچھ اصول ہیں۔ یا یوں کہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت توّاب سے حصہ لینے کے بھی کچھ آداب و اصول ہیں۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم سے دو آیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

۱۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ
وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ
اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ
اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝

(حجرات ع ۲)

ترجمہ۔ اے ایمان والو! گمانوں سے بہت بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لو اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اسکو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ
مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا
بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ
اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ
وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ
اَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا
فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ
وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
(بقرہ رکوع ۱۹)

یقیناً جو لوگ چھپاتے ہیں۔ اس چیز کو جو ہم نے اتاری کھلے کھلے نشانات اور ہدایت سے بعد اس کے کہ ہم نے اس کو کھول کر لوگوں کے لئے اس کتاب میں بیان کر دیا۔ اور ایسے لوگ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کر لی اور اصلاح کی اور کھول کر بیان کیا (یعنی احکام الٰہی اور صداقت کو) پس وہ ایسے لوگ ہیں کہ میں اُن پر رجوع برحمت ہوں گا اور میں بہت ہی رجوع برحمت ہونے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُس پر فضل فرمائے۔ اور توبہ قبول کرے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ بدظنی اور بدگمانی سے بچے دوسروں کے عیب جاننے کی جستجو نہ کرے اور نہ ہی کسی کمزوریوں اور عیبوں کو اُس کی غیر حاضری میں اُس کی تذلیل و تحقیر کی غرض سے بیان کرے۔ اپنے ہر قول و فعل کے وقت خوشنودی الٰہی کو ملحوظ رکھے۔ نیز یہ کہ حق و صداقت کو واضح اور ثابت ہونے کے بعد نہ چھپائے جب حقیقت کا علم ہو جائے تو اپنی گزشتہ کمزوریوں پر نادم ہو اور نیکی اور اصلاح کی طرف راغب ہو اور حق و صداقت کی تبلیغ و اشاعت کو اپنا شیوہ بنائے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفت تواب و رحیم کی تجلی ہو کر اُن کو اپنی چادر رحمت میں لپیٹ لے گی اور ان کے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے اور ان کی کوششوں کے بہتر سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کی راہنمائی فرمائی ہے کہ تم اُن صفات سے کس طرح مستفیض ہو سکتے ہو۔ جو تمہارے ساتھ مخصوص ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا جلال ظاہر کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اُن صفات سے حصہ لینے کے لئے اُن تمام ذرائع و وسائل اور اصول و قواعد کو اختیار کریں۔ جو ان صفات کے ظہور کے لئے علیم و حکیم خدا نے ضروری قرار دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

(عبد اللہ الصمد۔ نیو سول لائن سرگودھا)

تاجر پیشہ احباب کی توجہ کیلئے

جماعت احمدیہ میں خاصی تعداد تاجر پیشہ احباب کی بھی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ ہے اور وہ آسودہ حالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار یتامیٰ اور بیواؤں کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا خاص حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جیسے نماز کا ادا کرنا فرض ہے پس تاجر پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور جتنی زکوٰۃ ان پر واجب ہوتی ہے۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دیں۔ زکوٰۃ اور صدقات اموال کی پاکیزگی کا باعث بنتے ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے

احباب جانتے ہیں۔ کہ وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اس لئے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال۔ فوری توجہ فرما کر اپنے اپنے حلقے کی کل رقم۔ جو وقف جدید کے لئے وصول ہو چکی ہو۔ فوری طور پر مرکز میں ارسال فرما دیں۔ یہ تاکید ہے۔ علیحدہ علیحدہ چٹھیوں کا انتظار نہ کیا جاوے گو بعض جماعتوں کو جن کا گذشتہ سال کا خاص بقایا ہے علیحدہ بھی لکھا جا رہا ہے۔

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دو لیڈی ڈاکٹرز کی رضاکارانہ طور پر ضرورت

جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر مہمانوں کی خدمت سر انجام دینے کے لئے دو لیڈی ڈاکٹرز کی دفتر لجنہ اماء اللہ میں ضرورت ہے۔ برائے مہربانی نام بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تبصرہ

احمدی جنتری ۱۹۷۱ء

یاسین بکڈپو گولبازار ربوہ کی طرف سے حسب معمول ۱۹۷۱ء کی احمدی جنتری بھی اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل یہ جنتری بہت سی ایسی تبلیغی دینی اور تاریخی معلومات کا مجموعہ ہے جو سال بھر کام آ سکتی ہیں۔ دیگر مضامین کے علاوہ ہر مہینہ کے ساتھ اس سے تعلق رکھنے والے اہم تاریخی واقعات بھی درج کر دئے گئے ہیں۔ بعض دیگر مضامین کے عنوانات یہ ہیں۔ احکام خداوندی۔ ذکر حبیب۔ ایک دلچسپ تبادلہ خیالات بسلسلہ تعلیم۔ جماعت کو نصائح۔ طبی نسخہ جات غریبانہ علاج۔ امید ہے کہ احباب کثرت سے خریدیں گے۔ قیمت فی نسخہ پچاس پیسے۔ ۲۲ روپے پچاس پیسے کی سو کا حساب سے مندرجہ بالا پتہ پر منگوائی جا سکتی ہیں۔

گمشدہ بستر:- سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کراچی کے ہمراہ ایک بستر غلطی سے چلا گیا تھا۔ سالانہ اجتماع کی مہمان مستورات میں سے اگر کسی بہن کا بستر گم ہو گیا ہو تو نشانی بتا دیں تاکہ منگوا دیا جائے۔ یہ اطلاع جلسہ سالانہ سے دو ہفتہ قبل ملنی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زندہ قومیں اپنی تاریخ کو کبھی فراموش نہیں کر سکتیں ★ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے متعارف و وابستہ رہنے کے لئے فوراً "تاریخ احمدیت" کے سیٹ خریدیے ادارۃ المصنفین ربوہ

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی یادیں

مکرم محمد ضیاء الحق صاحب لاہور

۲

ایک دفعہ ایک واقف زندگی مبلغ ملک سے باہر تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ وکالۃ الواقفین میں ایک عصرانہ کا اہتمام تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت حافظ صاحب بھی شریک تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت حافظ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح سے کافی فاصلہ پر ایک کونہ میں نگاہیں جھکائے بیٹھے تھے۔ دوران گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ سے ایک مرتبہ کسی بات پر استفسار بھی فرمایا جس کا حضرت حافظ صاحب نے اسی طرح نگاہیں جھکائے بے حد احترام سے عرض کر دیا۔ اسی شام جب حضرت حافظ صاحب کی مجلس میں مجھ ایسے چند نوجوان بیٹھے تھے تو خاکسار نے حضرت حافظ صاحب سے یہ سوال کر دیا کہ آپ کو یہ رعایت حاصل ہے کہ جب چاہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں اور جس قدر قریب چاہیں بیٹھ سکتے ہیں مگر آپ اس قدر دور بیٹھے تھے۔ پہلے تو حضرت خاموش رہے اور پھر آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے۔ میں اس جمال کی برداشت کی طاقت کہاں سے لاؤں اور سچ تو یہ ہے کہ میں نے جی بھر کر کبھی حضور کو دیکھا ہی نہیں۔

جودھامل بلڈنگ لاہور میں قیام کے دوران ایک مرتبہ اپنی کچھ رقم میں نے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھدی۔ آپ نے نوٹ لے کر گنے اور فرمایا کہ اس امانت میں انہی نوٹوں کی قید تو نہیں۔ میں بات سمجھ نہ سکا اور وضاحت کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ واپسی کے وقت اگر یہ نوٹ تبدیل ہو چکے ہوں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا۔ میں خاموش ہو گیا سوچ رہا تھا کہ یہ تقوی کی کس قدر باریک راہ ہے۔ مجھے توقف میں دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اگر آپ کو انہی نوٹوں کی واپسی پر اصرار ہو تو میں اس طریق پر رکھ لوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔ کوئی سے بھی نوٹ ہوں۔ حضرت حافظ صاحب نے اس معمولی سی امانت کی تحریر لکھ کر میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ضروری ہے۔ زندگی کا کیا اعتبار گویا حضرت حافظ صاحب معمولی معاملات میں بھی بڑے محتاط تھے۔

شاہجہانپور کے ایک عزیز از جماعت دوست عبدالحلیم خان صاحب آرڈیننس کلوتھنگ فیکٹری سیالکوٹ کے آفیسر انچارج تھے۔ غالباً ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک شام ان کے مکان پر بیٹھا ہوا تھا مجھے یاد نہیں کہ کیسے حضرت حافظ صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ غالباً وہ حضرت حافظ صاحب کی کسی نظم کا ذکر کر رہے تھے جسے داغ دہلوی نے بہت پسند کیا تھا اسی ضمن میں انہوں نے حضرت حافظ صاحب کے والد محترم کے متعلق بتلایا کہ وہ بھی بڑے عالم تھے۔ بلا کا حافظہ تھا۔ لوگ ہر حال میں اور ہر وقت ان سے مختلف مسائل کے بارہ میں استفسار کرتے تھے بعض اوقات وہ اپنے پائیں باغ میں باغبانی کر رہے ہوتے کہ جس کا رہنمی بے حد شوق تھا کہ لوگ وہیں پہنچ جاتے۔ وہ کنوئیں سے پانی نکال کر پودوں کو بھی سیراب کرتے جاتے اور ساتھ ساتھ سائل کی علمی تشنگی بھی دور کرتے۔ مسئلہ سمجھانے وقت کتاب کا حوالہ دیتے اور صفحہ نمبر تک بتلا دیتے۔ جن احباب کو حضرت حافظ صاحب کی مجالس میں حاضر ہونے کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ حضرت حافظ صاحب کا حافظہ بھی کس قدر غضب کا تھا۔ یہ چیز آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت حافظ صاحب کی محبت اور عشق کا اندازہ کرنے کے لئے تو صرف یہی کافی ہے کہ کس طرح حضور کے مشن کی تکمیل کیلئے آپ نے اپنی تمام زندگی وقف رکھی اور کس طرح شاہجہانپور کو چھوڑ کر قادیان میں تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ تاہم اس کی ایک جھلک خاکسار نے اس وقت دیکھی جب آپ جودھامل بلڈنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں لکھا ہوا ایک قصیدہ سنا رہے تھے اس کے کچھ اشعار خطبہ الہامیہ کے متعلق تھے۔ جب حضرت اس شعر پر پہنچے جس میں ذکر تھا کہ خدا تعالیٰ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے بول رہا تھا تو ایک دم آواز بھرا گئی بلکہ ہچکی بندھ گئی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اور نتیجہ شدید ضعف کی صورت میں نکلا۔

ایک اور واقعہ عرض کرتا ہوں جس سے آپ کے عفو و درگزر اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کو دربار خلافت کا کس قدر احترام تھا۔ غالباً ۱۹۵۲ء یا ۱۹۵۳ء کی بات ہے شدید گرمی تھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ پسینہ سے شرابور کچھ لکھنے میں مصروف تھے کبھی ہاتھ سے پنکھا ہلاتے کبھی کپڑے سے پسینہ صاف کرتے میں نے سمجھا شائد بجلی رو بند ہو گئی ہے۔ ایسے ہی بے خیالی میں میں نے کہا کہ یہ بجلی نہ جانے کب آئے گی آپ نے بے ساختہ فرمایا جب اللہ چاہے گا۔ میں نیچے چلا آیا دیکھا تو سب جگہ بجلی موجود تھی میں پھر اوپر گیا تو اس خیال سے کہ شائد حضرت حافظ صاحب کے کمرے کی تاروں میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہو عرض کیا کہ میں کسی بجلی کے ماہر کو بلا کر لاتا ہوں آپ نے مجھے منع فرما دیا۔ میں احتراماً خاموش ہو گیا لیکن معاملہ میری سمجھ میں نہ آیا۔ شائد اسی روز یا اس سے اگلے روز مجھے علم ہوا کہ حضرت حافظ صاحب کے کمرے کا علیحدہ میٹر نہیں وہ فلاں صاحب کے ساتھ مشترک ہے اس مرتبہ انجمن کے کارکنوں کی غلطی سے حضرت حافظ صاحب کے کمرہ کا بل بروقت ادا نہ ہوا تو ان صاحب نے جن کا اس میٹر میں اشتراک تھا حضرت حافظ صاحب کے کمرہ کی طرف جانے والی برقی تاریں کاٹ دیں۔ مجھے انجمن کے کارکنوں کی کوتاہی سے زیادہ اس شخص کی شقاوت پر غصہ آیا جو کہ ان تاروں کو کاٹنے کا ذمہ دار تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نوٹس میں لاؤں۔ چنانچہ میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے حضرت حافظ صاحب سے عرض کیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کروں گا۔ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور سخت سرزنش سے فرمایا۔ کیا کہا۔ اپنے ایک بھائی کی شکائت کرو گے اور وہ بھی خلیفۃ المسیح کے حضور! استغفار کرو۔ استغفار کرو۔

حضرت حافظ صاحب سے میری آخری ملاقات ۲۸ دسمبر کی سہ پہر کو ہوئی میرے ساتھ میری دو بیٹیاں اور ایک بیٹا بھی تھے بعض وجوہ کی بنا پر مجھے اسی روز لاہور پہنچنا تھا موٹر میں کچھ خرابی تھی لہٰذا دن کا سفر اختیار کرنے کے لئے میں ظہر کی نماز کے بعد روانہ ہونا چاہتا تھا۔ الوداعی سلام اور دعا کی درخواست کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ میں نے طبیعت کا حال پوچھا۔ تو فرمایا ”دیکھ رہے ہو اور پوچھتے ہو طبیعت کیسی ہے بس اب تو چل چلاؤ کا وقت ہے“۔ میں نے اجازت چاہی۔ بہت ہی پیار سے خدا حافظ کہا احتیاط سے سفر کرنے کی تلقین فرمائی۔ دعا کی اور رخصت مرحمت فرمائی۔ میں ربوہ سے روانہ ہو گیا۔ کیا معلوم تھا کہ اس مقدس اور شفیق وجود کو آخری مرتبہ دیکھ رہا ہوں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے مدارج کو بلند سے بلند تر کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کو اچانک دل کی تکلیف شروع ہو گئی ہے گزشتہ ڈیڑھ ماہ میو ہسپتال میں بھی داخل رہا ہوں مگر پورا آرام نہیں آیا بعض دفعہ اچانک تکلیف شروع ہو جاتی ہے احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم خاکسار کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

محمد اعظم بوتالوی مولوی فاضل لائلپور

۲۔ مکرم اصغر علی صاحب بھٹی جو ہماری جماعت کے ایک مخلص فرد ہیں چند روز سے دمہ کے عارضہ سے بیمار رہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر الیس اے مجاہد جھنگ صدر

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۱۳۵۰-۵۱ ہش کے بجٹ ارسال کریں

سال ۱۳۵۰-۵۱ ہش کے بجٹ مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست تھی۔ مگر ابھی تک متعدد مجالس نے سال رواں کے بجٹ مرکز میں نہیں بھجوائے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ جائزہ لیں اور اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوائے تو اپنی اولین فرصت میں بجٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیز چوہدری عطاء اللہ خان ایڈووکیٹ کا نکاح عزیزہ امۃ المجید ملک صاحبہ ایم۔اے بنت مکرم ملک دوست محمد صاحب مالک ارشد میڈیکل سٹور دارالرحمت ربوہ کے ہمراہ ۱۲؍۲ کو مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم اے صدر محلہ دارالرحمت غربی نے مسجد ناصر میں مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں

(چوہدری محمد عالم گجرات کارپوریشن غلہ منڈی سرگودھا)

دُعائے مغفرت

میرے والد محترم حاجی فضل الدین صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۱ء بروز جمعرات وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جمعۃ الوداع کے بعد پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنات نعیمہ میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین (محمد یوسف مبشر ایم اے)

۲۔ میرے چچا مکرم عبدالغفور صاحب ۱۶ نومبر کو لاہور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے

(ظہور محمود احمد ۔۔۔ باغبانپورہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

میرے ضعیف والدین مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

(از نشست منیر احمد خان لائل پور)

۲۔ خاکسار پیرانہ سالی کی وجہ سے جسمانی کمزوری کر درد اور بعض اور عوارض میں مبتلا ہے۔ سفر حج بھی درپیش ہے ضعیفہ بیوی کا بھی ایک عرصہ سے مسلسل بیمار چلی آرہی ہے۔ بڑا لڑکا محمد شریف چغتائی حال کراچی کھانسی اور سانس کی دقت سے بیمار ہے احباب جماعت سے مسلسل دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مرزا غلام نبی شہر سیالکوٹ)

۳۔ میرا لڑکا پاک نیوی میں ایک محکمانہ امتحان دے رہا ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(والد محمد شفیع لائل پور)

۴۔ خاکسار کچھ عرصہ سے بعض مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے احقر کی جملہ مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ
مقیم مظفر آباد آزاد کشمیر)

وقف عارضی کے واقفین کیلئے تحریک دعا

واقفین وقف عارضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کی رپورٹ بھی دیں جملہ رپورٹیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور دعا کے بعد دفتر میں آجاتی ہیں اور ریکارڈ ہوتی ہیں۔ انہی کے مطابق یہ فہرست مرتب ہوتی ہے۔ رپورٹوں پر وفد نمبر لکھنا ضروری ہے۔ جو دوست رپورٹ نہیں بھجواتے وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ اس سال کے ۱۴۰۰ تک واقفین کے اسماء اخبار الفضل میں پہلے دعا کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اب ایک اور قسط دعا کے لئے شائع کی جارہی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں سب واقفین عارضی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

۱۴۰۱ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ربوہ
۱۴۰۲ 〃 عبدالہادی صاحب برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان
۱۴۰۳ 〃 مشرف حسین صاحب 〃 〃 〃 〃
۱۴۰۴ 〃 ماسٹر منیر احمد صاحب چک ۳۶ گ ب ضلع لائل پور
۱۴۰۵ 〃 چوہدری محمد شریف صاحب لاٹھیانوالہ 〃 〃
۱۴۰۶ 〃 ملک محمد اکرم صاحب ربوہ
۱۴۰۷ 〃 محمد یوسف صاحب پاس 〃
۱۴۰۸ 〃 محمد افضل صاحب چھٹہ چک ۵۴۳ ضلع ملتان
۱۴۰۹ 〃 محمد علی صاحب چک ۵۶۵ ر ب ضلع لائل پور
۱۴۱۰ 〃 حفیظ احمد صاحب ربوہ
۱۴۱۱ 〃 عبدالستار صاحب خوشاب ضلع سرگودھا
۱۴۱۲ 〃 ظفر احمد صاحب سرور ربوہ
۱۴۱۳ 〃 مبارک احمد صاحب بھٹی محمد پور سٹھیالی ضلع حیدرآباد
۱۴۱۴ 〃 شیخ عنایت اللہ صاحب نخت ہزارہ ضلع سرگودھا
۱۴۱۵ 〃 نظام الدین صاحب چک ۵۲ شمالی 〃 〃
۱۴۱۶ 〃 اقبال احمد صاحب نجم ربوہ
۱۴۱۷ 〃 شیخ خادم حسین صاحب 〃
۱۴۱۸ 〃 ملک فضل دین صاحب ربوہ
۱۴۱۹ 〃 نصیر احمد صاحب چک ۱۹ ر ب بھوڑو ضلع شیخوپورہ
۱۴۲۰ 〃 محمد سلیم صاحب ربوہ
۱۴۲۱ 〃 امداد الرحمٰن صاحب صدیقی ربوہ
۱۴۲۲ 〃 محمد ذکریا خان صاحب کوئٹہ
۱۴۲۳ 〃 حبیب اللہ صاحب ربوہ
۱۴۲۴ 〃 مفتی احمد صادق صاحب ربوہ
۱۴۲۵ 〃 عبدالباسط صاحب لوہیری والہ ضلع گوجرانوالہ
۱۴۲۶ 〃 شریف احمد صاحب جبڑانوالہ ضلع لائل پور
۱۴۲۷ 〃 عبدالرزاق صاحب ربوہ
۱۴۲۸ 〃 عبدالمغنی صاحب ربوہ
۱۴۲۹ 〃 شریف احمد صاحب مرالہ ضلع گجرات
۱۴۳۰ 〃 ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ربوہ
۱۴۳۱ 〃 میاں مولا بخش صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۱۴۳۲ 〃 مستری امام دین صاحب ربوہ
۱۴۳۳ 〃 حافظ محمد صدیق صاحب ربوہ
۱۴۳۴ 〃 مظفر احمد صاحب منصور ربوہ
۱۴۳۵ 〃 سید حاکم شاہ صاحب لائل پور
۱۴۳۶ 〃 عبدالعزیز صاحب ڈوگر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۱۴۳۷ 〃 خوشی محمد صاحب شاکر گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
۱۴۳۸ 〃 عبدالمنان صاحب طاہر ربوہ
۱۴۳۹ 〃 بشیر احمد صاحب شاکر ڈوڈہ ضلع سرگودھا

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر یحییٰ خان کا انتباہ

راولپنڈی ۱۴ر دسمبر۔ صدر یحییٰ خان نے انتباہ کیا ہے کہ انتخابات کے پُرامن ماحول میں انعقاد کی راہ میں خلل ڈالنے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی۔ صدر نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہ امن و امان بحال رکھنے اور انتظامیہ کی مدد کے لئے فوج متعین کر دی گئی ہے۔ آپ نے سیاسی راہنماؤں اور قومی اسمبلی کے امیدواروں کو مشورہ دیا ہے کہ انتخابات میں کامیاب ہونے کے بعد قومی اسمبلی کے اجلاس تک وقت ضائع نہ کریں بلکہ وقت کا فائدہ اٹھائیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر ملک کے لئے آئین کے متعلق صلاح مشورہ کریں تاکہ آئین کی اہم دفعات پران کے مابین ہم آہنگی پیدا ہو جائے۔

غیر ملکی اخبار نویسوں کو صدر یحییٰ کا دوٹوک جواب

ڈھاکہ ۱۴ر دسمبر۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ اقتدار موثر اور مکمل طور پر میرے قبضہ میں ہے میں جب تک خود سبکدوش ہونے کا فیصلہ نہ کروں مجھے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ صدر راولپنڈی روانگی سے قبل ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میں ایک سپاہی ہوں اور سپاہی کے ہاتھ سے اتنی جلدی اختیارات نہیں چھینے جا سکتے۔ جب مجھے صدارت سے الگ ہونا ہوگا تو آپ کو بتا دوں گا کہ میں جا رہا ہوں۔

مغربی پاکستان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

مغربی پاکستان کے بیشتر بڑے بڑے شہروں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور چار صوبوں میں انتخابات کے دوران آتشیں اسلحہ اور مہلک ہتھیار لے کر چلنے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ پابندی اگرچہ مختلف شہروں میں مقامی ضروریات کے مطابق مختلف مدت کے لئے ہوگی تاہم انتخابات کے دنوں میں پورے مغربی پاکستان میں یہ پابندی عائد رہے گی۔

طوفان زدہ علاقوں میں آبادکاری کا منصوبہ

واشنگٹن ۱۴ر دسمبر۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی دوبارہ آبادکاری کے لئے عالمی بنک کی نگرانی میں سات کروڑ پچاس لاکھ سٹرلنگ کے منصوبے پر جلدی عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا منصوبے میں دس لاکھ ایکڑ تباہ شدہ اراضی کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے علاوہ آئندہ قدرتی آفات سے بچاؤ کے اقدامات بھی شامل ہیں۔ یہ منصوبہ عالمی بنک کے ماہرین کی ایک جماعت نے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد تیار کیا ہے۔

کشمیر سے فوجیں واپس بلانے کی پیشکش کا اعادہ

راولپنڈی ۱۴ر دسمبر۔ صدر یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ہم تمام ملکوں بالخصوص پڑوسی ملکوں کے ساتھ قریبی دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔ ماسوا بھارت کے تمام ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔ صدر نے بھارت کو پھر پیشکش کی کہ کشمیر سے فوجیں واپس بلا کر کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ صدر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے پُرامن حل کے لئے ان کی طرف سے فوجیں نکال لینے کی تجویز پر بھارتی حکومت کا ردعمل حسب معمول منفی اور غیر قانونی ہے۔

فلسطینی ریاست کی تجویز امن و اتحاد کے خلاف سازش ہے

عمان ۱۴ر دسمبر۔ حکومت اردن نے گزشتہ روز ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد سے اسرائیلی مقبوضہ علاقوں میں فلسطینی ریاست کے قیام کی تجویز کی مذمت کی ہے اور اس تجویز کو دریائے اردن کے مشرقی و مغربی کنارے کے لوگوں کے اتحاد کے خلاف ایک سازش قرار دیا ہے۔ اردن کے ولی عہد شہزادہ حسن نے پارلیمنٹ کے چوتھے عارضی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی ریاست کی تجویز عرب کے دشمنوں نے پیش کی ہے۔

چیف الیکشن کمشنر کل ریڈیو پر تقریر کرینگے

اسلام آباد ۱۴ر دسمبر۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس عبدالستار ۱۵ر دسمبر کو ریڈیو پر تقریر کریں گے۔ اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پہلی مرتبہ ہونے والے عام انتخابات کے بارے میں اظہار خیال کریں گے۔

ضروری اعلان

بل ماہ نومبر ۷۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر بلوں کی ادائیگی دس دسمبر تک ضرور کر دیں۔ (مینجر الفضل)

ربوہ میں پی آئی اے کا خاص بکنگ اور ریزرویشن آفس

سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے پاکستانی اور غیر ممالک سے آنے والے حضرات کی سہولت کے لئے پی آئی اے نے گول بازار ربوہ میں ایک خاص بکنگ اور ریزرویشن آفس قائم کیا ہے

سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے حضرات پاکستان کے کسی بھی شہر یا بیرون ملک کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ اور ریزرویشن اب ربوہ ہی میں کرا سکیں گے

زرمبادلہ اور اسٹیٹ بینک سے متعلق دوسرے کاموں کے سلسلے میں لائل پور میں پی آئی اے کا دفتر آپ کی ہر ممکن مدد کرے گا۔

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز

IAL-IPP-3-70

بالکل نیا تحفہ
کاجل نورِ بصر آزمائیے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق
ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے ——!
چانا ڈینٹل سروس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں

ممبران مجلس انصار اللہ کی چوتھی سہ ماہی کے لئے نصاب توضیح مرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں ہیں۔ چند دعائیں مع ترجمہ پیش ہیں۔ احباب ان میں سے حسبِ پسند کم از کم تین دعائیں یاد کر لیں۔ یہ سب دعائیں تذکرہ میں مذکور ہیں:۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ واٰل محمّدٍ۔ (تذکرہ صـ۳۲)
اللہ پاک ہے اور سزاوار حمد ہے۔ اللہ پاک ہے عظیم ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین (تذکرہ صـ۴۷)
اے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور آپ بہترین وارث ہیں۔ (تذکرہ صـ۴۷)

ربّ اصلح امّۃ محمّدٍ
اے پروردگار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت کی اصلاح فرمائیے۔

ربّنا افتح بیننا وبین قومنا وانت خیر الفاتحین۔ (تذکرہ صـ۴۷)
اے ہمارے ربّ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما اور تُو بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

یاربّ انصر عبدك واخذل اعدائك (تذکرہ صـ۱۵۹)
اے پروردگار اپنے بندے کی مدد فرما اور اپنے دشمنوں کو رسوا کر۔

ربّنا اغفرلنا انّا کنّا خاطئین (تذکرہ صـ۲۱۵)
اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے ہم گناہ گار ہیں۔

یاحیّ یا قیّوم برحمتك استغیث (تذکرہ صـ۴۴۳)
اے حی اور قیّوم خدا میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔

ربّ زدنی علمًا (تذکرہ صـ۳۸۹)
اے ربّ میرے علم کو بڑھا۔

اشفنی من لدنك وارحمنی (تذکرہ صـ۶۰۳)
مجھے اپنی جناب سے شفا عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔

ربّ اجعلنی غالبًا علیٰ غیری (تذکرہ صـ۲۷)
پروردگار مجھے میرے غیر پر غالب کر

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک ہفت روزہ اخبار کا جھوٹ

لاہور کے ہفت روزہ "جہانِ نما" نے اپنی ۲۶ نومبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر ایک جھوٹی اور من گھڑت خبر شائع کر کے جماعتِ احمدیہ پر جو خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے ایک سراسر بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ یہ خبر اوّل سے آخر تک جھوٹ پر مبنی ہے۔ "جہان نما" اِس حیثیت کا اخبار نہیں کہ اِس کی طرف توجہ کی جائے اور اس کے جھوٹ کی تردید کی جائے۔ وہ تو حسبِ عادت جھوٹ بول رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اِس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ؛

وقفِ جدید کی طرف فوری توجہ فرمائیں

احباب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں لیکن ابھی تک بہت سی بڑی بڑی جماعتوں کے ذمّہ ان کے سالِ رواں کا بقایا ادا کرنا باقی ہے بلکہ کچھ حصہ گزشتہ سال کا بھی قابلِ ادا ہے۔ ازراہِ کرم اس اعلان کو تار سمجھا جاوٗ اور سیکرٹری صاحب مال جتنا بھی چندہ جمع کر چکے ہیں ساتھ کے ساتھ مرکز میں بحساب وقفِ جدید بھیج کر اپنی ذمہ داری ادا فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ ـــ ۴ فتح ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۴ دسمبر ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اور عزیز مکرم سید محمود احمد صاحب بی۔ ایس سی آنرز، ایم۔ ایس سی، لاہور ابن محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب سابق ڈائریکٹر آف اریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مغربی پاکستان کی تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ۴ دسمبر کو مسجد مبارک ربوہ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل عزیزہ نصرت جہاں سلمہا اور مکرم سید محمود احمد صاحب آف گلبرگ لاہور کے نکاح کا اعلان ۷ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اُسی روز تین بجے سہ پہر محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی کوٹھی واقعہ دارالصدر غربی پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم احمد صادق صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ بارات اسی روز شام کو لاہور واپس چلی گئی۔

ادارہ الفضل اس مبارک تقریب کے پُرمسرت موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور ان کی بیگم محترمہ سیدہ طیبہ صاحبہ نیز محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد خان صاحب نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے جملہ متعلقہ خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا موجب بنائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے باوجود ایک حد تک ہی کر سکتے ہیں لیکن دعا کے ذریعہ ان کی مدد ایک ایسی مدد ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اِس لئے دوست اپنے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی تکالیف کے ازالہ اور ان کی بحالی و خوشحالی کے لئے جہاں حسبِ توفیق مالی امداد دیں وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اِن مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بے انتہاء دعا کریں اور اس طرح دعاؤں سے ان کی مدد کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ آخر میں حضور نے ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ پورے تعہد اور التزام کے ساتھ یہ دعائیں بھی کریں اور کرتے چلے جائیں کہ اللہ تعالےٰ ملک کے حالات درست کرے اور درست رکھے، عام انتخابات نہایت پُرامن ماحول میں ہوں اور باہمی محبّت و پیار اور اخوت و مساوات کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے ؛

اعلانِ تعطیل

۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو دفتر الفضل بند ہوگا ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل)